Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۹۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۱ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۱۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اسلامی برکات کو پھیلانے کیلئے بطور نمونہ پیدا کیا ہے

دُنیا میں محبّتِ الٰہی حقیقی نیکی ۔ امن اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلانے کی کوشش کرو

"اس قدوس جلیل الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ۔ ۔ ۔ ان کے لئے وہ رُوح القدس طلب کروں جو ربوبیّتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور رُوحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلقِ شدید سے جنم لیتی ہے سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ رُوحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبّتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیّت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص (گروہ) ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوّت دے گا اور انہیں گندی زلیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دُنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیّت اور نصرت دی جائے گی۔ اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۲۱۔ہجرت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

کل میری طبیعت خراب رہی ہے

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو بھی اپنے فضل سے کامل شفا بخشے۔ آمین

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

جون ۱۹۷۵ء کے دوسرے عشرہ میں انشاء اللہ العزیز قرآن مجید کی تدریس کے لئے مرکزِ سلسلہ میں تین ہفتہ کے لئے کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ جماعتوں کے مناسب نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے۔ شمولیت اختیار کرنے والے احباب نظارت میں براہِ راست اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر ایک گروہ کہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی مثل اعضاء یک دیگرے ہے اور ممکن نہیں جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی ان کی کے بخوبی و خوش اسلوبی ہو سکے۔"

مرکز کو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانے کے لئے امراء اور صدر صاحبان اور دیگر عہدہ داران کی معاونت کی ضرورت ہے۔ آپ اس فرض کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۴ھ
مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی معاشرہ میں بکثرت مشاہدہ میں آنیوالی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ جملہ مخلوقات میں اس کے اشرف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے انسان کو نہایت اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا فرمائی ہیں۔ ایسی صلاحیتیں اور استعدادیں اُس نے بجز انسان کے اور کسی مخلوق کو عطا نہیں کیں۔ یہی وجہ ہے کہ اگر انسان اپنی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو صحیح رنگ میں بروئے کار لائے تو وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے بے انداز ترقی کر سکتا ہے اور ایسی رفعتوں کو پا سکتا ہے کہ اس کے لئے بقول علامہ اقبال نیلگوں آسمان کے ستاروں کی حیثیت گردِ راہ سے زیادہ نہ رہے۔ چونکہ ایسی اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں دوسری مخلوق کو عطا نہیں کی گئیں اس لئے وہ ان رفعتوں کو نہیں پا سکتیں جن تک رسائی حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن ہے۔

اب چونکہ دیگر مخلوقات اور انسان کی صلاحیتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہ فرق خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے انسان پر جو ذمہ داری ڈالی ہے وہ دوسری کسی مخلوق پر نہیں ڈالی۔ وہ ذمہ داری یہ ہے کہ اُس نے انسان کے لئے قدم قدم پر امتحان رکھ دیا ہے جبکہ دوسری مخلوق اس امتحان سے یکسر بری ہے۔ انسان کو اپنے ہر فعل بلکہ ہر حرکت و سکون کا ذمہ دار اور جوابدہ بنایا گیا ہے۔ دوسری مخلوق کے لئے زندگی امتحان نہیں بنائی گئی۔ اسی لئے انسان جہاں اپنی عقل اور سمجھ بوجھ سے کام لیکر یا اس سے کام نہ لیکر کوئی قدم اٹھاتا اور اس کے لئے جوابدہ ہوتا ہے وہاں تمام چرند پرند جو کچھ کرتے ہیں جبلت کے ماتحت کرتے ہیں اور قطعاً جوابدہ نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے انسان کو دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں جو شرف عطاء کیا گیا ہے اسے برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان اپنی خداداد استعدادوں اور صلاحیتوں کو صحیح رنگ میں استعمال کر کے امتحان میں کامیاب قرار پائے اور اس کامیابی کے نتیجہ میں ترقی کے منازل طے کرے۔ اس امتحان میں ناکام ہونے کی صورت میں اس کا اس شرف سے محروم ہو کر جانوروں سے بھی بدتر بننا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورۃ التین کی بعض آیات میں اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۔ (التین آیات ۵ تا ۷)

یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا باستثناء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل کئے۔ سو اُن کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہوگا۔

ان آیات میں موزوں سے موزوں حالت سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں اور استعدادیں ہیں جو جملہ مخلوقات میں سے صرف اور صرف انسان کو عطا کی گئی ہیں۔ جو لوگ ان صلاحیتوں اور استعدادوں کو نیکی کے راستہ پر صحیح رنگ میں بروئے کار لاتے ہیں ان کے لئے نہ ختم ہونے والی ترقیات کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اسکے جو ان صلاحیتوں اور استعدادوں کو غلط رنگ میں استعمال کرتے ہیں یعنی بدی کے راستہ میں انہیں بروئے کار لاتے ہیں انہیں ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے یعنی وہ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ اس بُرے انجام سے صرف وہی محفوظ رہتے اور نہ ختم ہونیوالی ترقیات کے دروازے صرف اُنہی کیلئے کھلتے ہیں جو ایمان لاتے اور پھر اعلیٰ صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لا کر ایمان کے مطابق ایسے نیک اعمال بھی بجا لاتے ہیں جو مناسب حال ہوں۔ یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ نہ ختم ہونیوالی ترقیات کے دروازے کھلنے کیلئے صرف زبانی ایمان کو کافی قرار نہیں دیا گیا ہے بلکہ ایمان کیساتھ اعمال صالحہ کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ جو لوگ محض زبانی ایمان کو ہی کافی سمجھتے ہیں اور اعمال صالحہ بجا نہیں لاتے وہ انتہائی خطرہ کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ترقیات کے دروازے کھلنے تو کجا ان کا ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجوں کی طرف لوٹنا یقینی ہوتا ہے حتیٰ کہ بعید نہیں ہوتا کہ وحشت و بربریت میں وہ درندوں کو بھی مات کر دکھائیں۔ درندہ تو بھوک مٹانے کیلئے ایک وقت میں ایک یا دو جانوروں کو ہی چیر پھاڑ کر کھا جاتا ہے جو لوگ اعمال صالحہ سے یکسر عاری اور ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کے مصداق ہوں انہیں لوگوں کو زندہ جلا ڈالنے کیلئے ان کے گھروں کو نذرِ آتش کرنے، ان کے ذرائع معاش کو لوٹ کر ان کو مفلس و قلاش بنانے، ان پر کھانے پینے کی اشیاء حتیٰ کہ پانی تک بند کر کے ان کے اور ان کے بچوں کے سسک سسک کر مرنے کا نظارہ کرنے میں بھی کوئی عار نہیں ہوتی۔ اُن کی ان حرکتوں کے آگے درندوں کی درندگی بھی ماند پڑ جاتی ہے۔ آج سے چند سال قبل مشرقی پاکستان میں جو کچھ ہوا وہ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کی منہ بولتی تصویر ہی تو تھی۔ پھر مشرقی حصۂ ملک پر ہی کیا حصر ہے اس کی مثالیں وہاں اور یہاں الغرض کہاں کہاں دیکھنے میں نہیں آتیں۔ تاریخ کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں دُنیا میں ہر کہیں گرد و پیش پر نظر ڈالنا کافی ہے۔ چمن میں ہر طرف یہی داستان بکھری نظر آئے گی۔ ایمان اور اعمال صالحہ کے فقدان نے موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کئے جانے والے انسان کو اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں جا گرایا ہے۔

وعظ و نصیحت کرنے والوں کی کمی نہیں۔ ہر شخص اپنی جگہ واعظ نظر آتا ہے۔ عمل کرنے والا دُور دُور بھی کوئی نظر نہیں آتا۔ ایسی صورت میں وعظ و نصیحت کی اہمیت ہی کالعدم ہو کر رہ جاتی ہے۔ بہرحال جہاں تک اعمال صالحہ بجالانے اور خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو نیکی کے راستہ میں استعمال نہ کرنے کے نتیجہ میں انسانوں اور ان کے کسی معاشرہ کے جانوروں سے بھی بدتر بننے کا تعلق ہے یہ ماضی ہی نہیں زمانہ حال کی بھی ایک نہایت دردانگیز حقیقت ہے۔ اس بارہ میں جماعت اسلامی کے بانی اور سابق امیر کا ایک اعتراف حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ وہ اپنے ایک مضمون میں جو ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور میں قسط وار شائع ہو رہا ہے رقمطراز ہیں:۔

"یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانی معاشرہ کے اندر بکثرت مشاہدہ میں آتی ہے۔ حرص، طمع، خود غرضی، شہوت پرستی، نشہ بازی، کمینہ پن، غیظ و غضب اور ایسی ہی دُوسری خصلتوں میں سے جس خصلت میں بھی آدمی مستغرق ہوتا ہے اخلاقی حیثیت سے فی الواقع سب نیچوں سے نیچ ہو کر رہ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر صرف اسی ایک بات کو دیکھئے کہ ایک قوم جب دوسری قوم کی دشمنی میں اندھی ہو جاتی ہے تو کس طرح درندگی میں سب درندوں کو مات کر دیتی ہے۔ درندہ تو صرف اپنی غذا کے لئے کسی ایک جانور کا شکار کرتا ہے جانوروں کا قتلِ عام نہیں کرتا مگر انسان خود اپنے ہی ہم جنس انسانوں کا قتلِ عام کرتا ہے۔ . . . درندہ صرف زخمی یا ہلاک کرتا ہے مگر انسان اپنے ہی جیسے انسانوں کو اذیت دینے کے ایسے ایسے دردناک طریقے اختراع کرتا ہے جن کا تصور بھی کسی درندے کے دماغ میں کبھی نہیں آ سکتا۔ . . . (ایسے لوگ) انسانوں کو زندہ جلاتے اور زندہ دفن کرتے ہیں۔ دنیا میں وحشی سے وحشی جانوروں کی بھی کوئی قسم ایسی نہیں ہے جو انسانوں کی اس وحشت کا کسی درجہ میں بھی مقابلہ کر سکتی ہو۔ یہی حال دوسری بُری صفات کا بھی ہے کہ ان میں سے جس طرف بھی انسان رُخ کرتا ہے اپنے آپ کو ارذل المخلوقات ثابت کر دیتا ہے۔"

(ماہنامہ ترجمان القرآن مرتبہ ابوالاعلیٰ مودودی بابت مئی ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۶)

اس زمانہ کا ایک بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ کیا مذہب سے بیگانے اور کیا مذہب کے (زبانی عقیدت کی حد تک) دلدادے سب اس حقیقت کو فراموش کر کے کہ انہیں لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کی رُو سے اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے ایمان اور اعمال صالحہ سے عاری ہو چکے ہیں اور ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کے مصداق بن کر ارذل المخلوقات بنے ہوئے ہیں اسی لئے انہوں نے وحشت و بربریت میں درندوں کو مات کر دکھایا ہے۔ اور اسی لئے تو وہ خود مذہب کے نام پر وہ کچھ کر گزرتے ہیں جس کی مذہب قطعاً اجازت نہیں دیتا اور نہ صرف یہ کہ اجازت نہیں دیتا بلکہ جسے ہمیشہ ہمیش کے لئے کالعدم کر دینے کا داعی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اور اُس کی برکات

سُلطان احمد پیر کوٹی

(۴)

۱۰۔ تقویٰ انسان کے لئے حقیقی اکرام اور بزرگی کا باعث ہوتا ہے۔ دنیا میں لوگ مختلف چیزوں کو اپنی بڑائی اور عزت کا موجب سمجھتے ہیں اور ان پر فخر کرتے ہیں کوئی قوم و نسل پر فخر کرتا ہے کوئی مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کوئی عہدہ اور اقتدار کی وجہ سے اپنی بڑائی کو منوانا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حقیقی اکرام اور بزرگی قوموں نسلوں، عہدوں اور مال و دولت کی فراوانی کی بناء پر نہیں ہوتی بلکہ زیادہ معزز وہی شخص ہے جو زیادہ متقی ہے زیادہ پرہیزگار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر (حجرات ۱۴)

اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

پس اصل تکریم و تعظیم تقویٰ کی بنا پر ہے۔ تقویٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہے جو شخص قوموں یا نسلوں کو ذریعہ اعزاز و اکرام بناتا ہے یا عہدے رتبے یا دولت کی وجہ سے تفاخر اور تکبر کا شکار ہو جاتا ہے وہ اسلام کے خلاف عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر تم اس کے نزدیک زیادہ معزز اور زیادہ مکرم بننا چاہتے ہو۔ تو اس کا ذریعہ محض تقویٰ ہے کوئی اور چیز اس کا ذریعہ اور وسیلہ نہیں سو تم اسی ذریعہ اور وسیلہ کو اختیار کرو۔

۱۱۔ تقویٰ کے نتیجہ میں انسان کو فتح اور کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ ہر ایک کامیابی کی جڑ تقویٰ ہے انسان متقی ہو تو اپنے مقصود کو پا لیتا ہے اس کی کوشش کا پھل اسے مل جاتا ہے اس کی محنت بار آور ہوتی ہے اور اس کی کامیابی قابل رشک ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

اتقوا اللہ لعلکم تفلحون (البقرہ ۱۹۰ آل عمران ۲۰۱)

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

من یطع اللہ و رسولہ و یخش اللہ و یتقہ فاولٰئک ھم الفائزون (نور ۵۳)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں گو اللہ تعالیٰ اپنے مقربوں کو دنیوی کامیابیوں اور کامرانیوں سے بھی نوازتا ہے انہیں دنیوی ترقیات بھی نصیب ہوتی ہیں۔ مگر فلاح سے مراد یہاں دنیوی ترقیات اور جسمانی راحت نہیں بلکہ یہاں مراد روحانی ترقیات سے ہے مومن کی مراد اور مقصود اللہ تعالیٰ کے قرب کا حصول اور اس کا وصال ہوتا ہے اور یہ مقصود و مطلوب اسے تقویٰ کے نتیجہ میں ملتا ہے انبیاء کو جو ترقی نصیب ہوئی انہیں جو فتح حاصل ہوئی یا اقطاب اور اولیاء کو جو عروج شہرت اور عزت حاصل ہوئی اس کا موجب صرف اور صرف تقویٰ تھا۔ پس اگر کوئی شخص روحانی طور پر فتح اور کامرانی چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے متقی ہدایت کی سواری میں بیٹھ کر آخر خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے اور اپنی مراد کو پا لیتا ہے تقویٰ کا پودا اگر قائم ہے تو اس کے ساتھ زمین و آسمان بھی الٹ سکتے ہیں۔ ایک متقی کی کامیابی کی راہ میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔

۱۲۔ تقویٰ انسان کی کمزوریوں، کوتاہیوں اور خامیوں کو دور کر کے اس کی بخشش اور مغفرت کے سامان مہیا کرتا ہے انسان متقی بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمام داغ گناہ کے مٹا دیتا ہے اسے نہ تو آئندہ کے لئے کسی قسم کا خوف باقی رہتا ہے اور نہ وہ ماضی پر غمگین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو

یکفر عنکم سیئاتکم و یغفر لکم واللہ ذوالفضل العظیم (انفال ۳۰)

من یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ و یعظم لہ اجرا (طلاق ۶)

ان تصلحوا و تتقوا فان اللہ کان غفوراً رحیماً (النساء ۱۲۹)

فمن اتقیٰ و اصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (الاعراف ۳۶)

اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوریوں کو دور کر دے گا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے جو شخص تقویٰ اختیار کرے اللہ نہ صرف اس کی کمزوریوں کو دور کریگا بلکہ اسے اجر عظیم سے بھی نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ متقی کو مغفرت اور رحمت کی چادر سے ڈھانپ لے گا۔ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو آئندہ کے لئے کسی قسم کا خوف نہ ہو گا اور وہ ماضی کی کسی بات پر بھی غمگین نہیں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

تقویٰ ایک تریاق ہے جو اسے استعمال کرتا ہے تمام زہروں سے نجات پاتا ہے مگر تقویٰ کامل ہونا چاہیئے!! (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۴)

۱۳۔ اس دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی انسان اکیلے گزارہ نہیں کر سکتا۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا کوئی ساتھی ہو۔ کوئی دوست ہو جو مشکل کے وقت اس کے کام آئے اس کی مدد کرے اس کا دست و بازو بنے پھر یہ دوست جتنا طاقتور ہو گا۔ جتنا اثر و رسوخ کا مالک ہو گا جتنے زیادہ ذرائع و وسائل رکھتا ہو گا۔ اتنا ہی مفید ہو گا۔ اور خدا تعالیٰ سے زیادہ طاقتور تو کوئی اور ہستی ہے ہی نہیں۔ وہ علیٰ کل شیء قدیر ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے غالب علیٰ امرہ جس امر کا وہ ارادہ کرے اس میں ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ اگر اس قسم کی طاقتوں والا خدا کسی کا ساتھی اور دوست بن جائے تو پھر اسے کسی چیز کی فکر نہ ہو گی؟ اسے کسی اور کی احتیاج نہیں ہو گی۔ وہ ہر کام اور ہر مشکل میں کامیاب اور کامران ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کرنے اور اسے اپنا ساتھی اور مددگار بنانے کا ذریعہ تقویٰ ہے جب تک تقویٰ نہیں ہو گا کوئی شخص اولیاء الرحمان میں داخل نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

نحن اولیٰؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرۃ (حم سجدہ ۷)

ہم اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی متقیوں کے ولی اور دوست ہیں

اللہ ولی المتقین۔ (جاثیہ ۲۰)

اللہ متقیوں کا دوست ہے۔

ان اولیاءہ الا المتقون (انفال ۳۵)

اللہ کے ولی اور دوست وہ ہیں جو متقی ہیں۔

پس اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا دوست بن جائے یا خدا تعالیٰ اسے اپنا دوست بنا لے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کی جا سکتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کا دوست بن جائیگا تو نہ اسے دنیا میں کسی دکھ اور رنج کی فکر ہو گی اور نہ آخرت میں دوزخ کا ڈر ہو گا اس کے لئے دنیا میں بھی جنت ہو گی اور آخرت میں بھی جنت میں داخل ہو گا اور یہ ایک ایسی بشارت ہے جس کی نظیر دنیا اور دنیاداروں کی دوستی میں نہیں ملتی دنیاداروں کی دوستی کی اللہ تعالیٰ

کی دوستی کے مقابلہ میں حقیقت ہی کیا ہے۔

۱۴- تقویٰ آخرت کے لئے بہترین سرمایہ ہے۔ متقی آخرت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث ہوگا۔ اس کی رضا اسے نصیب ہوگی۔ گو دنیا میں ایک مومن بندہ ظاہری مصائب اور تکالیف میں سے بھی گذرتا ہے۔ اسے مشکلات بھی پیش آتی ہیں لیکن تقویٰ اختیار کرنے والوں کا انجام اچھا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

والعاقبۃ عند ربک للمتقین۔

(اعراف ۱۲۹- ھود ۵۰)

اچھا انجام متقیوں کا ہی ہوتا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:-

والعاقبۃ للتقویٰ

(طٰہٰ ۱۳۲)

انجام تقویٰ کا ہی بہتر ہوتا ہے دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ متقیوں کو انعامات اور ترقیات سے نوازتا ہے تا یہ ظاہر کرے کہ اس کے انبیاء اور اولیاء ذلیل نہیں ہوتے۔ لیکن اصل اجر جو متقی کو ملتا ہے وہ آخرت میں ہے جو سب قسم کی نعمتوں سے بہتر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

والآخرۃ خیر لمن اتقیٰ

(النساء ۷۸)

جو تقویٰ اختیار کرے اس کے لئے پیچھے آنیوالی زندگی بہتر ہے

ولاجر الآخرۃ خیر للذین آمنوا وکانوا یتقون (یوسف ۵۸)

آئندہ زندگی کا بدلہ ایمان لانیوالوں اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا

وللدار الآخرۃ خیر للذین یتقون۔

(اعراف ۱۷۰- انعام ۳۳)

آخرت کا گھر متقیوں کے لئے یقیناً بہتر ہے۔

غرض آخرت میں بہتر زندگی پانے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کا متقیوں سے ہے اور وہ کبھی اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ وہ خود فرماتا ہے۔

من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(یوسف ۹۱)

جو شخص تقویٰ اختیار کرے تو اللہ ایسے محسنوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کریگا

۱۵- دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بعض اہم کاموں کے لئے بہت عرصہ پہلے تیاری شروع کر دیتا ہے تا وقت پر اسے ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے پھر اس موقع کے لئے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا اس کو کتنی تیاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو دنیا میں ہی اس موقع کے لئے تیاری کرنی چاہیئے اپنے اعمال کے پلڑہ کو جھکانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس آخری اور لمبے سفر کے لئے زادراہ کا سامان کرنا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سفر کے لئے بہتر زادراہ تقویٰ ہے چنانچہ فرمایا:-

تزودوا فان خیر الزاد التقویٰ - فاتقون یا اولی الالباب

(البقرہ ۱۹۸)

تم زادراہ ساتھ لو اور یاد رکھو کہ بہتر زادراہ تقویٰ ہے اور اے عقلمندو! میرا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ آخرت کے سفر میں بہتر زادراہ ہے جو کام آنے والا ہے۔

۱۶- تقویٰ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے وافر حصہ لینے کا ایک اہم ذریعہ ہے جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بار بار رحم کرے وہ تقویٰ اختیار کرے اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دے کہ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا جب دنیا میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے اور لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ متقیوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور انہیں اس عذاب سے بچا لیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہدایت کی ہے کہ اتقوا اللہ لعلکم ترحمون (حجرات ۱۱- انعام ۱۵۶)

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

دوسری جگہ فرمایا:-

رحمتی وسعت کل شیء

میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے میں بلاوجہ کسی کو عذاب نہیں دیتا بلکہ اکثر بخش دیتا ہوں اور گو میری رحمت کافروں کو بھی پہنچے گی لیکن

فاکتبہا للذین یتقون

(اعراف ۱۵۷)

میں ضرور اس کو ان لوگوں کے لئے لکھونگا۔

جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں یعنی متقیوں کے لئے رحمت کو فرض کر دیا گیا ہے۔

۱۷- تقویٰ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی محبت اور معیت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت انسان کے شامل حال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اسے میسر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ یحب المتقین

(آل عمران ۷۷)

اللہ تعالیٰ یقیناً متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

جس طرح ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک محب اپنے محبوب سے جدائی پسند نہیں کرتا۔ وہ ہر لمحہ اور ہر آن اس کے پاس اور قریب رہنا چاہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی جب کسی کو محبوب بنا لیتا ہے تو اس سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ مع المتقین

(بقرہ ۱۹۵)

اللہ تعالیٰ یقیناً متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:-

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔

(نحل ۱۲۹)

اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہو اور جو نیکو کار ہوں۔

اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت کرے اور پھر اس کی معیت اسے نصیب ہو اسے کسی کا کیا ڈر۔ اسے کسی چیز کی احتیاج کیوں۔ خدا تعالیٰ خود اس کی نگہداشت کرے گا۔ حفاظت کرے گا۔ مدد و نصرت سے اسے نوازے گا۔ اس کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ پس اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کی خواہش ہے اگر کسی کو اس بات کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور محبت اسے حاصل ہو۔ تو ضروری ہے کہ وہ اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کرے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرے کہ اللہ تعالیٰ کبھی ناپاکوں اور فاسقوں کی مدد و نصرت نہیں کرتا وہ ہر عیب و نقص سے منزہ اور متصف بصفات حسنہ ہے اس لئے وہ کسی ناپاک اور گندے شخص کو اپنی محبت نصیب نہیں کرتا اسے اپنی محبت نہیں دیتا۔

۱۸- اللہ تعالیٰ انسان کو اس کے ہر نیک عمل کی جزا دیتا ہے اور نہ صرف جزا دیتا ہے بلکہ اس کے نیک عمل کے مقابلہ میں کئی گنا اجر و ثواب سے اسے نوازتا ہے لیکن تقویٰ ایک ایسا عمل ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اور عظیم ایسی چیز کو کہتے ہیں جس سے بڑی اور کوئی چیز نہ ہو گویا تقویٰ کا اجر ہر نیک عمل سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم (محمد ۳۷)

اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہارے اجر تم کو دیگا

ویعظم لہ اجرا

(طلاق)

جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔

ان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم۔

(آل عمران ۸۰)

اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تقویٰ کے نتیجہ میں جو اجر وہ عطا کریگا وہ کیا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا ہے

لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار

(آل عمران ۱۹۹)

ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ یہ اللہ کی طرف سے مہمان داری کے طور پر ہوگا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے اور بھی اچھا ہے۔

ان المتقین فی جنت وعیون ... ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقبلین لا یمسہم فیہا نصب وما ہم منہا بمخرجین (حجر ۴۶ تا ۴۹)

متقی لوگ یقیناً باغوں اور چشموں والے مقام میں داخل ہوں گے اور ان کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ ہوگا اسے ہم نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں رہیں گے اس میں انہیں تکان نہ ہوگی اور انہیں ... سے کبھی نکالا جا...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ (دخان)

متقی یقیناً ایک امن والے مقام میں ہوں گے۔

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ۝

(نحل: ۳۱-۳۲)

متقیوں کو جو آخرت میں گھر دیا جائے گا وہ ان کے لئے بہتر ہوگا۔ وہ باغات دائمی رہائش کے باغات ہیں۔ ان باغات کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان (یعنی باغوں) میں جو وہ چاہیں گے انہیں ملیگا۔

تقویٰ انسانی اعمال کو سنوارتا ہے انہیں زینت بخشتا ہے اور انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ درگاہِ الٰہی میں قابلِ قبول ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

(احزاب: ۷۱)

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو بیچدار نہ ہو بلکہ سچی ہو۔ اگر تم ایسا کروگے تو اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔

پس اعمال کی قبولیت کا مدار تقویٰ پر ہے۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتے بلکہ خدا تعالےٰ کی درگاہ سے رد کر دیئے جاتے ہیں۔ عبادات کو اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل ہے مگر ان کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کو لازم قرار دیا ہے اور اس حقیقت کو واشگاف کیا ہے کہ تقویٰ کے بغیر عبادات کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے اور ہر خدا پرست کی یہ دلی خواہش ہے کہ اس کے اعمال اس قابل ہو جائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھے اور وہ آخرت میں مقبول ہو کر خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کا موجب ہوں تو ضروری ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے۔

جو شخص تقویٰ کی راہیں اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوسروں کے مقابلہ میں اُسے فرقان عطا کرتا ہے، اُسے غیروں سے ممتاز کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

(انفال: ۳۰)

اگر تم تقویٰ اللہ اختیار کروگے تو اللہ تعالےٰ تمہارے اور تمہارے غیروں کے درمیان فرقان رکھ دے گا۔

اور فرقان یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ متقی کو ایک نور عطا کرے گا جس نور کی راہنمائی میں وہ تقویٰ کی راہوں پر چلے گا۔ یعنی یہ نور اس کے افعال، اقوال، حرکات و سکنات اور قویٰ میں اور اس کے حواس میں آجائیگا اس کے کانوں میں بھی نور ہوگا، اسکی آنکھوں میں بھی نور ہوگا۔ اس کے بیان میں بھی نور ہوگا اس کی عقل میں بھی نور ہوگا۔ جس راہ پر چلے گا وہ نورانی ہو جائے گی اور اس نور کی وجہ سے وہ اپنے غیروں سے الگ نظر آئے گا اور اسے ان کے مقابلہ میں یہ ایک امتیاز حاصل ہوگا۔

پس اگر کوئی چاہتا ہے کہ یہ فرقان یعنی امتیاز اسے حاصل رہے اور اسکی آئندہ نسلیں بھی اس فرقان کی حامل رہیں تو تقویٰ اختیار کرے اور کوشش کرے کہ اس کی آئندہ نسلیں بھی تقویٰ کے نور سے منور رہیں۔

دُعائے مغفرت

میرے پھوپھی زاد بھائی محترم چوہدری ناظر حسین صاحب پسر مکرم منشی محمد عبدالحق صاحب قانونگو (ریٹائرڈ محکمہ پاکستان ریلوے) حال مقیم لاہور ۲۵ مارچ کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اچانک وفات پاکر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے۔ اُن کا جنازہ ۲۶ مارچ کو ان کے لڑکے عزیزم نعیم احمد صاحب کنٹونمنٹ ایگزیکٹو آفیسر کھاریاں اور عزیزم سلیم احمد صاحب بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے کر آئے جہاں اُسی روز مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد یوسف ۱۰- لیاقت علی پارک - بیڈن روڈ - لاہور)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات ۸؍جون ۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے تمام خدام کو ان امتحانات کی پوری تیاری کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱- میرے بیٹے عزیزم رانا رشید احمد خان سلمہ اللہ کا نکاح عزیزہ ناہرہ خانم دختر چوہدری غلام محمد خان صاحب مرحوم آف پھگلانہ حال چک ۶۸ ج۔ب کے ہمراہ مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ مہر پر ۵ اپریل ۷۵ء کو مکرم مولوی سعید احمد صاحب اظہر مربی لائل پور نے پڑھا۔ لڑکی کی طرف سے ان کے بھائی ڈاکٹر غلام اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ولی تھے۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔

(غلام جیلانی خاں موضع رتن چک ۸۶ ج۔ب ضلع لائل پور)

۲- میری بیٹی عزیزہ نصرت قریشی کا نکاح عزیزم فاروق احمد ولد محمد عبداللہ صاحب آف لنڈن سے ۵۰۰ پونڈ مہر پر ہوا ہے۔ بچی کا رخصتانہ ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء بروز جمعرات ہو رہا ہے اور وہ ۲۳ مئی بروز جمعہ کراچی سے لنڈن کے لئے روانہ ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور بچی بخیر و عافیت لنڈن پہنچے۔ آمین

(قریشی عبداللطیف - ریل بازار - اوکاڑہ)

درخواستہائے دعا

۱- خاکسار کی خوشدامن صاحبہ (اہلیہ محترم ملک الطاف الرحمٰن خان صاحب ۹/۹۲ دستگیر کالونی کراچی) بیمار ہیں۔ آجکل سندھ میڈیکل کالج کراچی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۲- خاکسار کا بھانجا عزیزم ملک عبدالرشید لیاقت میڈیکل کالج جام شورو میں زیر علاج ہے۔

احباب جماعت سے ہر دو کی صحت سلامتی اور کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک سعید احمد فارم وڈ مرچنٹ تلہار سندھ)

۱- خاکسار کی والدہ محترمہ شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال حافظ آباد میں داخل ہیں۔ علاج جاری ہے اور اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

۲- مکرم چوہدری خضر حیات صاحب مانگٹ (ایڈووکیٹ) کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ لیڈی میڈیکل آفیسر سول ہسپتال حافظ آباد اچانک سخت بیمار ہو گئی ہیں اُن کو بھی اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب کرام ہر دو کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سعادت حیات خاں تھیم
ابن چوہدری شوکت حیات خاں تھیم
(مرحوم) حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

PILES بواسیر
کی حیرت انگیز دوا
PILES CURE پائلز کیور
صرف پہلے دو کیپسولز سے فوری آرام۔ چار کیپسولوں کے مکمل کورس سے بیماری ختم۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/-
مفید لٹریچر مفت منگوائیے
کیوہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ
فون: ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی تمام نعمتیں جن سے انسان متمتع ہو رہا ہے محض اللہ تعالیٰ کی ہی ذرّہ نوازیاں ہیں

اپنے محسن اور منعم حقیقی کے احسانوں کا مطالعہ کرتے رہو تاکہ اس کی حقیقی محبّت تمہارے قلوب میں پیدا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کریم کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ ہمارا مالک، ہمارا خالق، ہمارا رازق، کثیر اور بے انتہاء انعام دینے والا مولا فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت ودیعت رکھی ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان کرتا ہے تو اس کے اندر اپنے محسن کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا۔ اور ایسا ہی اس آدمی سے اس کے دل میں ایک قسم کی نفرت اور رنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے۔ اور یہ ایک فطرتی اور طبعی تقاضا انسان کا ہے پس اسی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اس محسن اور منعم کی محبّت کو دل میں جگہ دو۔ اس کے بے شمار اور بے نظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اس نے کیسی منوّر اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارۂ قدرت کو دیکھتے اور ایک حظّ اٹھاتے ہیں۔ کان دئے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے سننے میں آتی ہیں۔ زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کہہ کر خود خوش ہو سکتے ہیں۔ ہاتھ دئے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں پاؤں دئے کہ جن سے چل پھر سکتے ہیں۔ پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اس کا کیسا ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے احسان کل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالاتر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی۔۔۔ دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے احسان ہیں جس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے یا دعوت کرتا ہے یا کپڑا دیتا ہے۔ پر سوچو تو سہی کہ اگر خداداد طاقتیں نہ ہوں تو ہم کیا سکھ اُن سے اٹھا سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کے سامان ہوں لیکن اگر قے کا مرض ہو یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دے سکتے ہیں اور اُن سے کیا مزہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضلِ الٰہی فائدہ اور سکھ نہیں دے سکتی۔ یہ روشنی جس سے ہزارہا سکھ اور فائدے پہنچتے ہیں کس نے دی؟ اُسی نے جو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ پانی کس نے عطا فرمایا؟ اُسی منعم حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا ایک شعبہ ہے۔ سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگانا اس کی نوازش اور عنایت ہے۔ غرض کل دنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالا مال ہو رہا ہے یہ اسی کی ہی ذرّہ نوازیاں ہیں۔"

(خطباتِ نور جلد اوّل صلا، صک)

درخواستِ دعا

خاکسار کے والد محترم میاں نور محمد صاحب کو گرمی کی وجہ سے عام کمزوری کے ساتھ دل کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ خاکسار کو بھی مثانہ میں جلن اور درد کی تکلیف ہے۔ احباب سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق امرتسری مربی سلسلہ)

(۲) میرے والد محترم حوالدار احمد دین صاحب ۱۹۔اپریل کو ٹرک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ ان دنوں سی ایم ایچ جہلم میں زیرِ علاج ہیں اب قدرے افاقہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ شافیٔ مطلق انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(نصیر الدین ہمایوں۔ حویلیاں ضلع ہزارہ)

محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کچیکی ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ اور مکرم کیپٹن نواب دین صاحب دار الفضل ربوہ (حال کراچی) کی ہمشیرہ محترمہ استانی محمودہ بیگم صاحبہ بعارضہ سرطان تین ماہ کی علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں بتاریخ ۱۴؍مئی ۱۹۷۵ء بروز بدھ بوقت گیارہ بجے شب بعمر ۶۲ سال رحلت فرما گئیں۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحومہ موضع صریح ضلع جالندھر کے مخلص احمدی خاندان کی فرد اور حضرت حکیم میاں فتح دین صاحب مرحومؓ (جو حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحبؓ سابق امام مسجد لندن کے چچا تھے) کی صاحبزادی تھیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد اپنے خاوند کے ساتھ موضع کچیکی ضلع شیخوپورہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور گزشتہ سال تک مقامی سکول میں ہیڈ مسٹریس کے طور پر خدمت سر انجام دیتی رہیں۔ زمانہ معلّمی میں سینکڑوں بچے بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا شرف پایا۔ سادہ مزاج، نیک سیرت، خوش اخلاق، ہمدرد خاتون تھیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی صدر کی حیثیت سے بھی خدمات سر انجام دیتی رہیں۔ مرحومہ نے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی اور تین پوتے اور دو نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحومہ کی نعش ان کے خاوند اور بیٹے ربوہ لائے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۱۵؍مئی ۱۹۷۵ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے نعش کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنّت الفردوس میں مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(عبد الباری قیوم ایم۔ اے۔ ربوہ)

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے ربّ کی فرمودہ پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے قوموں کی زندگی اور مضبوطی کے لئے پریس کی مضبوطی بہت ضروری ہے۔ آپ اخبار الفضل کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کر کے اپنے پریس کو مضبوط کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تصحیح

الفضل ۱۸؍اپریل ۱۹۷۵ء صـ۶ پر عزیز انس احمد شاہ ابن سیّد محمد احمد شاہ صاحب لطیف آباد حیدر آباد (سندھ) کے نکاح کا اعلان شائع ہوا ہے اس میں سہوِ کتابت سے حق مہر تین ہزار لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ حق مہر دس ہزار روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

پرانے اور پیچیدہ امراض کی کامیاب علاج گاہ
خود ملیں یا تفصیلی علامات لکھیں۔
ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے رحمٰن
آر۔ ایم۔ پی۔ ماہر امراض مزمنہ
مالک: شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال
رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah